بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

زکوٰۃ الفطر کے احکام ومسائل سنت کی روشنی میں۔

زکوٰۃ الفطر ایک فریضہ ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان کے اختتام پر فرض قرار دیا ہے-عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں": رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام اور آزاد, مرد اور عورت, چھوٹے اور بڑے تمام مسلمانوں پر رمضان کے اختتام پر زکاۃ فطر فرض قرار دیا ہے-(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

زکوٰۃ الفطر لوگوں کی عام خوراک کی انواع واصناف میں سے ایک صاع کی مقدار ہے, ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

"ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عید الفطر کے دن ایک اشیائے خوراک میں سے ایک صاع نکالتے تھے, اور (اسوقت) ہمارا خوراک جو, کشمش, پنیر اور کھجور تھا"-(صحیح بخاری)

صاع کی مقدار اچھے قسم کے گندم سے دو کلو چار سو گرام (2.4kg) ہے, یہی نبوی صاع کی مقدار ہے جسکے ذریعے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانے کی مقدار مقرر کی ہے-

صدقہ فطر نماز عید سے پہلے نکالنا واجب ہے, افضل یہ ہے کہ اسے عید کے دن نماز عید سے پہلے نکالا جائے, عید سے ایک یا دو دن پہلے بھی نکالنا کافی (جائز) ہے, البتہ نماز عید کے بعد نکالنا کفایت نہیں کرے گا, اسلئے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے کہ:

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو لغو ورفث سے پاک کرنے اور مساکین کو خوراک مہیا کرنے کیلئے زکاۃ فطر فرض قرار دیا ہے, چنانچہ جس نے اسکی ادائیگی نماز عید سے پہلے کردی تو وہ مقبول زکوٰۃ ہے, اور جس نے اسے نماز عید کے بعد ادا کیا تو وہ عام صدقات وخیرات کی طرح ایک صدقہ ہے"-(ابو داود, ابن ماجہ)

درج ذیل میں شیخ ابن باز اور شیخ ابن عثیمین رحمہا اللہ کے فتاویٰ اس سلسلہ میں پیش خدمت ہیں ان سے مستفید ہو کر ان شاء اللہ بہت سے زکوٰۃ الفطر کے بہت سے مسائل سمجھنے میں آسانی ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ (کوشش کی گئی ہے کہ ان کو سوالات کی شکل میں لکھا جائے تا کہ مزید سمجھنا آسان ہو جائے)

سوال /1: صدقۃ الفطر کا کیا حکم ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے ہر سال عید الفطر کے موقع پر مسلمانوں پہ ان کے جسموں کی زکوٰۃ فرض کی ہے۔[1]

صدقۃ الفطر ہر مسلمان پر واجب ہے، جوان ہو یا بوڑھا، مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام۔[2]

صدقۃ الفطر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے عائد کردہ ایک فریضہ ہے۔[3]

صدقۃ الفطر ہر مسلمان پر واجب ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت، جوان ہو یا بوڑھا، چاہے وہ روزہ رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو، جیسے کوئی مسافر تھا اور روزہ نہیں رکھتا تھا، تو اس پر بھی صدقۃ الفطر واجب ہے۔[4]

سوال /2: جنین یعنی ماں کے پیٹ میں موجود بچے کے صدقۃ الفطر کا کیا حکم ہے؟

جواب: ماں کے پیٹ میں موجود بچے کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنا واجب تو نہیں بلکہ مستحب ہے۔ جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عمل کی وجہ سے جنین کی طرف سے صدقۃ الفطر نکالنا ثابت ہے لیکن واجب نہیں ہے کیونکہ وجوب کی کوئی دلیل نہیں ہے۔[5]

سوال /3: صدقۃ الفطر کی فرضیت میں کیا حکمت ہے؟

---

1 مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (14/32)

2 مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (14/ 197)

3 ۔ مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (18/258)

4 ۔ الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ

5 ۔ اللجنۃ الدائمۃ (9/366)

جواب: صدقۃ الفطر کی فرضیت کی حکمت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں وارد ہے کہ: رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے صدقۃ الفطر روزہ دار کو لغو اور بیہودہ باتوں سے پاک کرنے کے لیے اور مسکینوں کے کھانے کے لیے فرض کیا ہے۔[6]

سوال /4: صدقۃ الفطر کھانے کی کن اشیاء میں سے نکالا جائے گا؟

جواب: صدقۃ الفطر میں ایک صاع گیہوں، یا ایک صاع کھجور، یا ایک صاع جو، یا ایک صاع کشمش، یا ایک صاع پنیر نکالا جائے گا، اور علماء کرام کے صحیح ترین قول کے مطابق ہر وہ چیز اس میں شامل ہے جسے لوگ اپنے ملکوں میں کھانے کے طور پر استعمال کرتے ہوں، جیسے چاول، مکئی، جوار وغیرہ۔[7]

سوال /5: تازے کھجور اور اسی جیسی دوسری چیزوں سے صدقۃ الفطر وزن کے حساب سے کتنا نکالا جائے گا؟

جواب: صدقۃ الفطر ملک کے خوارک سے ایک نبوی صاع ہے، اور اس کی مقدار سوکھے ہوئے غلے مثلا کھجور اور گیہوں سے دونوں ہتھیلی چار بار بھر بھر کے، اور کلو سے تقریبا اڑھائی کلو ہے، اگر صدقۃ الفطر سوکھے ہوئے غلے سے مثلا سوکھا کھجور، گیہوں، چاول کشمش وغیرہ سے نکالا جائے تو افضل یہ ہے کہ صاع سے ناپ کے نکالا جائے۔[8]

سوال /6: کیا صدقۃ الفطر مقررہ اشیاء کے علاوہ دیگر چیزوں سے ادا کرنا جائز ہے؟

جواب: اہلِ علم کے صحیح ترین قول کے مطابق اگر یہ ملک کی غذا میں سے ہو تو نکالنا جائز ہے، لیکن چھلکا صاف کرنے کے بعد یہ ادا کرنے والے اور اسے پانے والے دونوں کے حق میں بہتر ہے سوائے جو کے اس کا چھلکا اتارنا ضروری نہیں۔[9]

سوال /7: کیا چاول سے صدقۃ الفطر ادا کیا جاسکتا ہے؟

---

6 مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین(18/552)

7 ۔ مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز(14/32-33)

8 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن باز(14/204-205)

9 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن باز(14/ 206)

جواب: ہاں چاول اور اس کے علاوہ ملک کی دوسری غذا سے صدقۃ الفطر ادا کرنا جائز ہے۔ کیونکہ آج کل چاول لوگوں کا بہترین کھانا ہے۔[10] صدقۃ الفطر میں چاول نکالنا بلاشبہ جائز ہے، بلکہ موجودہ دور میں یہی افضل ہے، کیونکہ اکثر لوگ چاول ہی کھاتے ہیں۔[11]

سوال/8 بعض صحرائی لوگ صدقۃ الفطر گوشت سے دیتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

جواب: یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے صدقۃ الفطر ایک صاع ایسی خوراک سے فرض کیا ہے جسے ناپا جاسکے اور گوشت تولا جاتا ہے اسے ناپا نہیں جاتا ہے۔[12]

صدقۃ الفطر کی مقدار کے متعلق احکامات۔

سوال/9: صدقۃ الفطر کی مقدار کتنی ہے؟

جواب: صدقۃ الفطر کی مقدار خوراک میں سے ایک نبوی صاع ہے جس کا وزن دو کلو چالیس گرام ہے گیہوں یا اسی کے مثل دال وغیرہ۔[13]

سوال/10: کیا صدقۃ الفطر کے لئے صاحب نصاب ہونا ضروری ہے؟

جواب: صدقۃ الفطر کے لئے صاحب نصاب ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ ہر مسلمان پر اپنے اور اپنے اہل خانہ بیوی، بچے اور غلاموں کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنا ضروری ہے جن کے پاس ایک دن کی خوراک سے زیادہ غلہ ہو۔[14]

سوال/11: کیا ایک صاع سے زیادہ صدقۃ الفطر نکالنا جائز ہے؟

---

10 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن باز (14/ 207)

11 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (18/283)

12 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین

13 الشیخ ابن عثیمین۔

14 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن باز (14/ 197)

جواب: صدقۃ الفطر کی نیت سے ایک صاع سے زیادہ نکالنا بدعت ہے، ہاں صدقۃ الفطر کے ساتھ عام صدقہ کی نیت سے زیادہ نکال دیا جائے تو جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن شریعت نے جو مقدار متعین کیا ہے اسی پہ اکتفا کرنا افضل ہے۔[15]

سوال/11: کیا عام صدقہ کی نیت سے صدقۃ الفطر میں اضافہ کرنا جائز ہے؟

جواب: ہاں عام صدقہ کی نیت سے صدقۃ الفطر میں اضافہ کرنا جائز ہے۔[16]

صدقۃ الفطر کی ادائیگی نقد (دینار، ریال اور درہم) سے ادا کرنا۔

سوال/12: کیا صدقۃ الفطر میں قیمت نکالنا جائز ہے؟

جواب: اکثر اہل علم کے نزدیک صدقۃ الفطر میں قیمت نکالنا جائز نہیں، کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کے خلاف ہے۔[17]

سوال/13: نقد صدقۃ الفطر کے عدم جواز کے کیا دلائل ہیں؟

جواب: الف: صدقۃ الفطر بالإجماع عبادت ہے اور عبادات توقیفی ہوتی ہیں۔

ب: دینار و درہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں رائج کرنسی تھے پھر بھی رسول اللہ ﷺ نے صدقۃ الفطر میں اس کا ذکر نہیں فرمایا، اگر ان کی ادائیگی صدقۃ الفطر میں کافی ہوتی تو آپ اسے ضرور واضح فرماتے۔

ج: ہم نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی نے صدقۃ الفطر کی رقم دی ہو۔

---

15 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین(18/269-270)

16 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین(18/286)

17 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن باز(14/ 32)

د: مذکورہ بالا وضاحت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ صدقۃ الفطر میں رقم دینا جائز نہیں اور دینے والے کے لیے کافی نہیں ہے۔[18]

میرے خیال سے صدقۃ الفطر کی ادائیگی نقد کسی بھی حالت میں جائز نہیں ہے، بلکہ غلہ ہی سے ادا کی جائے گی، اور غریب آدمی اگر چاہے تو اس خوراک کو بیچ کر اس کی قیمت سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ لیکن ادائیگی بہر صورت غلہ ہی سے کرنی ہو گی۔[19]

سوال/14: کیا صدقۃ الفطر کی قیمت ادا کرنا جائز ہے؟

جواب: صدقۃ الفطر صرف غلہ سے ادا کرنا جائز ہے قیمت ادا کرنا جائز نہیں، کسی بھی شخص کے لئے صدقۃ الفطر روپیہ، کپڑا یا بستر کی صورت میں دینا جائز نہیں، بلکہ اسی سے دینا چاہیے جو اللہ نے محمد ﷺ کی زبانی فرض کیا ہے۔[20]

صدقۃ الفطر نکالنے کا وقت۔

سوال/15: صدقۃ الفطر ادا کرنے کا وقت کب ہے؟

جواب: لوگوں کے عید کی نماز کے لیے نکلنے سے پہلے اسے نکالنا ضروری ہے اور اگر عید سے ایک یا دو دن پہلے نکالا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔[21]

اٹھائیسویں، انتیسویں اور تیسویں دن نیز عید کی رات اور عید کی صبح نماز سے پہلے صدقۃ الفطر ادا کیا جائے گا۔[22]

---

18 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن باز(14/208-211)

19 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین(18/277)

20 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین

21 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن باز(14/ 203)

22 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن باز(14/32-33)

سوال/16: کسی معروف اور معین فقیر کی تلاش میں زکاۃ کی ادائیگی مؤخر کرنے میں کیامال کی زکاۃ اور صدقۃ الفطر برابر ہے؟

جواب: دونوں برابر نہیں ہیں، بلکہ صدقہ الفطر عید کی نماز سے پہلے دیناضروری ہے [23]

سوال/17: میں نے عید سے پہلے صدقہ الفطر ایک مسکین کو دینے کے لیے تیار کیا، لیکن عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا بھول گیا، اس لیے بعد میں دیا، تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو کچھ آپ نے کیا اس میں کوئی حرج نہیں، نماز کے بعد اسے نکالنا کافی ہے۔ [24]

سوال/18: جو شخص نماز عید کے بعد خطبہ کے دوران صدقۃ الفطر ادا کیا اس کا کیا حکم ہے، اور ایسا اس نے بھول جانے کی وجہ سے کیا؟

جواب: صدقۃ الفطر نماز سے پہلے ادا کرنا فرض ہے اگر کوئی شخص بھول جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن جب یاد آئے نکالنا ضروری ہے کیونکہ یہ ایک فریضہ ہے۔ [25]

سوال/19: رمضان المبارک کے پہلے عشرہ میں صدقۃ الفطر ادا کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: صدقۃ الفطر کا افضل وقت عید کے دن عید کی نماز سے پہلے ہے لیکن عید سے ایک یا دو دن پہلے نکالنا جائز ہے، کیونکہ اس سے لینے اور دینے والے کو وقت مل جاتا ہے، اس سے پہلے نکالنا اہل علم کے راجح قول کے مطابق جائز نہیں ہے اور عید کے بعد تک مؤخر کرنا حرام ہے اور ایسا کرنے سے صدقۃ الفطر ادا نہیں ہو گا۔ [26]

---

23 ۔ مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن باز(14/ 216)

24 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن باز(14/ 217)

25 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن باز(14/ 218)

26 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین

سوال/20: میں نے مکہ آنے سے پہلے مصر میں رمضان المبارک کے شروع میں صدقۃ الفطر ادا کیا تھا، اور اب میں مکہ المکرمہ میں مقیم ہوں، کیا مجھے صدقۃ الفطر دوبارہ ادا کرنا ہوگا؟

جواب: ہاں، آپ کو دوبارہ ادا کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ آپ نے اس کے وقت سے پہلے ادا کر دیا تھا۔[27]

سوال/21: صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید کی نماز کے بعد تک مؤخر کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: الف: اگر کوئی شخص صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید کی نماز کے بعد تک مؤخر کر دے تو قبول نہیں ہوگا کیونکہ یہ ایک وقتی عبادت ہے اور بغیر عذر کے تاخیر کرے تو قابل قبول نہیں ہے۔

ب: لیکن کسی عذر کی وجہ سے جیسے بھول جائے یا عید کی رات فقیر نہ ہونے کی وجہ سے اس میں تاخیر کرے تو اس سے قبول ہے خواہ وہ اسے اپنے مال میں واپس کر دے یا مسکین کے آنے تک رکھ لے۔[28]

سوال/22: اگر کوئی شخص عید الفطر سے تین دن پہلے فوت ہو جائے تو کیا گھر کے سربراہ پر میت کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنا واجب ہے؟

جواب: گھر کے سربراہ پر میت کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنا ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ وہ صدقۃ الفطر کے واجب ہونے سے پہلے ہی فوت ہو گیا تھا۔[29]

اہل خانہ، رشتہ داروں اور دوسروں کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنا

سوال/23: کیا مجھے اپنی بہن کی طرف سے صدقۃ الفطر دینا ہوگا، معلوم ہو کہ اس کا میرے سوا کوئی نہیں ہے؟

---

27 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (18/266)

28 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین

29 اللجنۃ الدائمۃ (9/368)

جواب: اگر آپ کے والد کا انتقال رمضان سے پہلے ہو گیا اور آپ کے رشتہ داروں میں سے کسی نے بھی آپ کی بہن کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا نہیں کیا تو آپ پر اس کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنا ضروری ہے بشرطیکہ آپ استطاعت رکھتے ہوں۔[30]

سوال/24: کیا بیوی اور بچوں کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنا آدمی کی ذمہ داری ہے؟

جواب: آدمی کے اوپر اپنی بیوی، بچے اور ان لوگوں کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنا واجب ہے جن کی وہ کفالت کرتا ہے، بعض علماء نے کہا: صدقۃ الفطر دیگر عبادات کی طرح خود انسان پر واجب ہے، چنانچہ اگر آپ خود اس کو نکالنے کی استطاعت رکھتی ہیں تو اسے نکال لیں، اور اگر آپ کا شوہر آپ کی طرف سے نکالے تو اس کا آپ کے اوپر احسان ہوگا۔[31]

سوال/25: میں ایک غیر شادی شدہ نوجوان ہوں، اپنے والدین کے ساتھ رہتا ہوں، کیا صدقۃ الفطر میرے والد نے میری طرف سے ادا کرنی ہے یا مجھے اپنے پیسوں سے ادا کرنا ہوگا؟

جواب: الف: صدقۃ الفطر فرض ہے اور یہ دوسرے تمام فرائض کی طرح ہے جس میں ہر شخص مخاطب ہوتا ہے، لہٰذا صدقۃ الفطر میں بھی آپ ہی کو مخاطب کیا جاتا ہے کہ آپ اپنی طرف سے ادا کریں خواہ آپ کا کوئی باپ ہو یا بھائی، اور اسی طرح بیوی کو بھی ادا کرنے کا حکم ہے کہ اپنی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرے گرچہ اس کا شوہر ہو۔

ب: لیکن اگر خاندان کے ذمہ دار اہل و عیال کی طرف سے صدقۃ الفطر دینا چاہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔[32]

سوال/26: کیا گھریلو ملازمہ پر صدقۃ الفطر واجب ہے؟

جواب: الف: گھریلو ملازمہ اگر مسلمان ہے تو اس پر صدقۃ الفطر واجب ہے.

---

[30] مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن باز(14/ 199)

[31] مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین(18/260)

[32] مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین(18/261)

ب: لیکن سوال یہ ہے کہ وہ اپنا صدقۃ الفطر خود ادا کرے گی یا گھر والے؟ قاعدہ تو یہ ہے کہ اپنا صدقۃ الفطر وہ خود ادا کرے لیکن اگر گھر کے لوگ اس کا صدقۃ الفطر ادا کر دیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔[33]

دوسرے ممالک سے صدقۃ الفطر کسی اور ملک میں ادا کرنا۔

سوال/27: کیا صدقۃ الفطر اپنے ملک کے علاوہ کسی اور ملک میں ادا کرنا جائز ہے؟

جواب: صدقۃ الفطر دوسرے ملک بھیجنے کے بجائے سنت یہ ہے کہ اسے اپنے ملک کے فقیروں میں تقسیم کیا جائے تا کہ ان کی ضرورتیں پوری ہوں اور وہ بے نیاز ہو جائیں۔[34]

سوال/28: کیا دیارِ غیر میں بسنے والے اپنے اپنے ملکوں میں صدقۃ الفطر نکلوا سکتے ہیں؟

جواب: الف: ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، علماء کے صحیح قول کے مطابق اِن شاء اللہ قابل قبول ہو گا۔

ب: لیکن جس جگہ مقیم ہوں اسی جگہ نکالنا زیادہ افضل ہے۔[35]

سوال/29: صدقۃ الفطر کو اس وجہ سے دور دراز ممالک میں منتقل کرنے کا کیا حکم ہے کہ وہاں غریب بہت زیادہ ہیں؟

جواب: الف: جس جگہ آپ رہ رہے ہیں وہاں اگر صدقۃ الفطر قبول کرنے والا کوئی فقیر موجود نا ہو تو دوسرے ممالک میں صدقۃ الفطر منتقل کرنا جائز ہے۔ ب: اگر صدقۃ الفطر قبول کرنے والے وہاں موجود ہوں تو اسے دوسرے ممالک بھیجنا جائز نہیں۔[36]

مسافر کا صدقۃ الفطر۔

---

33 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین

34 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن باز(213 /14)

35 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن باز(215 /14)

36 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین

سوال/30: مسافر صدقۃ الفطر کس طرح ادا کرے؟

جواب: اگر کوئی شخص عید سے دو دن یا اس سے پہلے سفر پر نکل جائے تو صدقۃ الفطر اسی اسلامی ملک میں نکالے گا جہاں وہ سفر کر کے گیا ہے، اگر اسلامی ملک نہیں ہے تو کسی مسلم فقیر کو تلاش کر کے اسے صدقۃ الفطر کی رقم دے دے، اور اگر صدقۃ الفطر ادا کرنے کا وقت ہونے کے بعد سفر کر رہا ہے تو صدقۃ الفطر نکال کے اپنے ملک کے فقیروں میں تقسیم کر دے۔[37]

سوال/31: اگر کوئی شخص سفر پر ہے اور اپنے بچوں کے پاس پہنچنے سے پہلے اسی ملک میں صدقۃ الفطر وقت پر ادا کر دے جہاں وہ ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں ہے خواہ وہ اپنے بچوں سے دور ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ صدقۃ الفطر کو اسی جگہ ادا کیا جاتا ہے جہاں عید کے دن آپ موجود ہوں، اگرچہ وہ آپ کے ملک سے دور ہی کیوں نہ ہو۔[38]

سوال/32: کیا ایک پردیسی اپنے گھر والوں کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرے گا، جبکہ اہل خانہ اپنی طرف سے صدقۃ الفطر دیتے ہیں؟

جواب: الف: اگر گھر والے اپنا صدقۃ الفطر ادا کرتے ہیں تو پردیسی کے لئے ان کی طرف سے صدقۃ الفطر نکالنا ضروری نہیں۔

ب: لیکن جہاں رہتا ہے وہاں اگر کوئی مسلمان مستحق موجود ہو تو اپنی طرف سے صدقۃ الفطر وہیں نکالے گا۔

ج: اگر وہاں کوئی مستحق موجود نا ہو تو اپنے گھر والوں کو اپنی طرف سے صدقۃ الفطر نکالنے کا وکیل بنا سکتا ہے۔[39]

---

37 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن باز(14/ 214)

38 الشیخ ابن عثیمین

39 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین(18/264)

سوال/33: ہم غیر اسلامی ممالک میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور یہاں زکاۃ کا مستحق کوئی بھی شخص نہیں ہے تو کیا کریں؟

جواب: اس مسئلے کا حل آسان ہے، کسی کو آپ اپنی طرف سے اس کی ادائیگی کے لیے مقرر کر دیں، یا تو اپنے آبائی ملک میں، یا دوسرے ممالک میں جہاں زکاۃ لینے والے موجود ہوں۔[40]

سوال/34: اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ میں ہے اور اس کا خاندان ریاض میں ہے تو کیا پورے خاندان کی طرف سے صدقۃ الفطر مکہ میں ادا کرنا ہو گا؟

جواب: الف: اگر کوئی شخص اپنے گھر والوں کے ساتھ نا رہ رہا ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ اپنے گھر والوں کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کر دے، اگر وہ مکہ میں ہے اور گھر والے ریاض میں ہیں تو اس کے لیے مکہ میں ان کی طرف سے فطرانہ ادا کرنا جائز ہے۔

ب: لیکن افضل ہے کہ ہر شخص صدقۃ الفطر وہیں ادا کرے جہاں وہ ادائیگی کے وقت موجود ہو۔[41]

سوال/35: کیا کسی شخص کے لیے صدقۃ الفطر اپنے ملک میں ادا کرنا جائز ہے، جبکہ کہ وہ مکہ میں ہے اور اس کی ادائیگی کا وقت آ گیا ہے؟

جواب: صدقۃ الفطر آدمی کے ساتھ ہوتا ہے لہٰذا آپ جس ملک میں ہیں صدقۃ الفطر کا وقت ہو جانے پر اسی ملک میں ادا کریں۔[42]

صدقۃ الفطر کے مستحقین لوگ۔

سوال/36: کیا گاؤں کے امام کو صدقۃ الفطر دینا جائز ہے، خواہ وہ غریب یا امیر ہو؟

---

40 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (18/317)

41 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (18/317)

42 مجموعہ الفتاویٰ (18/327)

جواب: صدقۃ الفطر کو اللہ نے غریبوں اور مسکینوں کے ساتھ ہمدردی اور ضرورت مندوں کے لیے خوراک کے طور پر مقرر کیا ہے۔ اگر گاؤں کا امام خوشحال ہے اور اس کا گزر بسر چل رہا ہو تو اسے صدقۃ الفطر یا دوسری زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔[43]

سوال/37: صدقۃ الفطر کا مصرف کیا ہے؟

جواب: صدقۃ الفطر کا صرف ایک ہی مصرف ہے اور وہ ہیں فقراء اور مساکین۔[44]

سوال/38: کیا غیر مسلم مزدوروں کو صدقۃ الفطر دینا جائز ہے؟

جواب: صدقۃ الفطر مسلم فقراء کے علاوہ کسی کو دینا جائز نہیں ہے۔[45]

سوال/39: کچھ عورتیں دکانوں کے پاس بیٹھی ہوتی ہیں اور بظاہر غریب نظر آتی ہیں، تو کیا ان کو صدقۃ الفطر دینا درست ہے؟

جواب: آدمی کے لیے اپنی مالی زکوٰۃ اور صدقۃ الفطر اس شخص کو دینا جائز ہے جسے وہ زکاۃ کا حقدار سمجھتا ہو حتیٰ کہ بظاہر زکاۃ کا مستحق نہ بھی ہو اور اسے دے دے، تب بھی قابل قبول ہے۔[46]

سوال/40: کئی لوگوں کے گھریلو نوکر غیر مسلم ہوتے ہیں تو کیا ان کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کیا جائے گا یا انہیں صدقۃ الفطر میں سے کچھ دیا جا سکتا ہے؟

---

43 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن باز (14/215-216)

44 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (18/259)

45 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین

46 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (18/354)

جواب: ناتوان کی طرف سے صدقۃ الفطر نکالا جائے گا نا ہی انہیں صدقۃ الفطر میں سے کچھ دیا جائے گا اور اگر انہیں دے دیا جائے تو صدقۃ الفطر ادا ہی نہیں ہو گا، لیکن صدقۃ الفطر کے علاوہ انہیں کچھ دے کر ان کے ساتھ بھلائی کی جا سکتی ہے یہ علم میں رہے کہ ان کافر ملازمین کی بجائے مسلمان ملازمین کو رکھ کر کفار سے بے نیاز ہوا جا سکتا ہے۔[47]

سوال / 41: سگریٹ نوشی اور گٹکھا کھانے والے غریبوں کو صدقۃ الفطر دینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ان کے برے اعمال انہیں صدقۃ الفطر دینے میں مانع نہیں ہیں، کیونکہ وہ اس عمل کی وجہ سے دین سے خارج نہیں ہوتے ہیں بلکہ وہ اپنے عقیدہ کی بنیاد پہ مومن ہی ہیں یہ اور بات ہے کہ محرمات کے ارتکاب کی وجہ سے فسق میں مبتلا ہوتے ہیں۔[48]

سوال / 42: غریب رشتہ داروں کو صدقۃ الفطر دینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: غریب رشتہ داروں کو صدقۃ الفطر اور مال کی زکاۃ دینا جائز ہے، بلکہ مستحق رشتہ داروں کو دینا دوسروں کو دینے سے بہتر ہے کیونکہ صدقہ وزکاۃ غریب رشتہ داروں کو دینا صدقہ اور صلہ رحمی دونوں ہے، بشرطیکہ اس کی ادائیگی میں اپنے مال کا بچاؤ اور حمایت نہ ہو، وہ اس طرح کہ یہ فقیر جسے وہ زکاۃ دے رہا ہے اس کا نفقہ اور خرچ زکاۃ دینے والے پر واجب ہوتا ہو، تو ایسی حالت میں اس کی کسی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے زکاۃ دینا جائز نہیں۔[49]

صدقۃ الفطر میں کسی کو وکیل مقرر کرنا۔

سوال / 43: کیا کسی شخص کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اپنی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنے کا وکیل مقرر کر دے، چاہے وہ شخص کام کی غرض سے کسی دوسرے ملک میں ہی کیوں نہ ہو؟

---

47 اللجنۃ الدائمۃ (9/375)

48 اللجنۃ الدائمۃ (9/376)

49 الشیخ ابن عثیمین

جواب: آدمی کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اپنی طرف سے صدقۃ الفطر وقت پر ادا کرنے کا وکیل مقرر کر دے، گرچہ وہ کام کی غرض سے کسی دوسرے ملک میں رہ رہا ہو۔[50]

سوال/44: کیا وہ فقیر جسے کوئی فطرانہ دینا چاہتا ہے وہ فطرانہ لینے کے لیے کسی اور کو وکیل بنا سکتا ہے؟

جواب: ایسا کرنا جائز ہے۔[51]

سوال/45: فقیر کے آنے تک فطرانہ کسی پڑوسی کے پاس رکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: الف: آدمی کے لئے جائز ہے کہ اپنا فطرانہ پڑوسی کے پاس رکھ دے اور اس سے کہے کہ فلاں شخص کے لئے ہے وہ آئے تو اسے دے دینا، لیکن ضروری ہے کہ عید کی نماز سے پہلے وہ فقیر کے ہاتھ میں مل جائے کیونکہ پڑوسی فطرانہ ادا کرنے والے کا وکیل ہے۔

ب: ہاں اگر پڑوسی کو فقیر نے فطرانہ وصول کرنے کا ذمہ دار بنا کر اس سے کہہ دیا ہے کہ پڑوسی سے میرا فطرانہ لے لینا تو ایسی صورت میں پڑوسی کے پاس عید کی نماز کے بعد تک رہے تو کوئی حرج نہیں۔[52]

سوال/46: اگر کوئی شخص صدقۃ الفطر اپنے پڑوسی کے پاس رکھے اور فطرانہ لینے والا عید سے پہلے نا آئے اور فطرانے کا وقت نکل جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: الف: اگر پڑوسی کے پاس اس اعتبار سے رکھا ہے کہ پڑوسی فقیر کا وکیل ہے تو پڑوسی کے ہاتھ میں پہنچنے کا مطلب ہے کہ فقیر کو مل گیا۔

---

50 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین(18/262)

51 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین(18/268)

52 مجموعہ تاویٰ الشیخ ابن عثیمین(18/285)

ب: اگر فقیر نے پڑوسی کو وکیل مقرر نہیں کیا ہے تو فطرانہ ادا کرنے والے پہ حقداروں تک عید کی نماز سے پہلے پہنچانا ضروری ہے۔[53]

سوال /47: کیا آپ کے لیے یہ جائز ہے کہ آپ فطرانہ اپنے گھر والوں کے سپرد کر کے اپنے گھر پر نکالیں؟

جواب: ہاں یہ جائز ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔[54]

سوال /48: اگر کسی نے فطرانہ ادا کر دیا اور ضرورت مند موجود نا ہو تو کیا اسے کسی ایسے وکیل کو دینا جائز ہے جو ضرورت مند کی طرف سے لے لے؟

جواب: اگر فقیر کسی شخص کو فطرانہ وصول کرنے کے لئے اپنی طرف سے نائب بنا دے تو فطرانہ ادا کرنے والے کے لئے اس نائب کو دینا جائز ہے۔[55]

سوال /49: کیا مساجد یا اسلامی تنظیموں کے ذمہ داران کے لیے فطرانہ جمع کرنا اور تقسیم کرنا جائز ہے؟

جواب: الف: بنیادی اصول یہ ہے کہ فطرانہ براہ راست ادا کرنے والا حقدار کو پہنچائے۔

ب: البتہ جس پر فطرانہ واجب ہے اس کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اس کی تقسیم کے لیے دوسرے ثقہ افراد کو تفویض کرے۔[56]

سوال /50: کیا ایک آدمی کا فطرانہ کئی لوگوں کو تھوڑا تھوڑا دینا جائز ہے یا پورا ایک ہی شخص کو دینا ضروری ہے؟

جواب: ایک آدمی کا فطرانہ پورا ایک ہی شخص کو دینا جائز اور کئی لوگوں کو تھوڑا تھوڑا کر کے دینا بھی جائز ہے۔[57]

---

53 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین

54 مجموعہ فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (18/561)

55 اللجنۃ الدائمۃ (9/381)

56 اللجنۃ الدائمۃ (9/389)

57 اللجنۃ الدائمۃ (9/377)

MaktabahSalafiyyah.org _G13/2, Islamabad, Pakistan

سوال/51: کیا خیراتی اداروں کے لیے یہ جائز ہے کہ جو فطرانہ وہ وصول کرتے ہیں اسے بتدریج ان حقدار کی ضروریات کے مطابق خرچ کریں جن کی وہ کفالت کرتے ہیں؟

جواب: الف: خیراتی اداروں پر واجب ہے کہ فطرانہ مستحق افراد کو عید کی نماز سے پہلے ادا کریں اور اس میں تاخیر جائز نہیں ہے۔

ب: خیراتی اداروں کے لیے اتنا ہی فطرانہ جمع کرنا جائز ہے جتنا وہ عید کی نماز سے پہلے خرچ کر سکیں۔[58]

سوال/52: فطرانہ لے کر بیچنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر لینے والا اس کا حقدار ہے تو حاصل کرنے کے بعد بیچ سکتا ہے۔[59]

سوال/53: صدقۃ الفطر نکالنے کی کیا دعا ہے؟

جواب: ہمارے علم میں صدقۃ الفطر نکالنے کی کوئی دعا نہیں ہے۔[60]

سوال/54: کیا مسلمان کے لیے فطرانہ یا دیگر زکوٰۃ اپنے بیٹے کو دینا جائز ہے جو کہیں دور پڑھ رہا ہو؟

جواب: بیٹے کو فطرانہ یا کوئی اور زکوٰۃ دینا جائز نہیں، کیونکہ اس کی کفالت باپ پر واجب ہے۔[61]

سوال/55: جو شخص صدقۃ الفطر ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اور ادا نہ کرے اس کا کیا حکم ہے؟

---

[58] اللجنۃ الدائمۃ(9/279)

[59] اللجنۃ الدائمۃ(9/380)

[60] اللجنۃ الدائمۃ(9/387)

[61] اللجنۃ الدائمۃ(10/66)

MaktabahSalafiyyah.org _G13/2, Islamabad, Pakistan

جواب: صدقۃ الفطر ادا نا کرنے والے پہ واجب ہے کہ اللہ سے توبہ واستغفار کرے کیونکہ ادا نا کر کے گنہگار ہوا ہے اور فوری طور پہ فطرانہ نکال کے حقداروں تک پہنچائے معلوم ہو کہ عید کی نماز کے بعد ادا کرنے کی صورت میں عام صدقہ مانا جائے گا۔[62]

سوال/56: فطرانہ ادا کرنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: فطرانہ کی ادائیگی میں اللہ کی نعمت کے شکریہ کا اظہار ہے کہ اس نے رمضان کے روزے کی تکمیل وتوفیق بخشی۔[63]

ان سب کی وضاحت کے بعد قارئین کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ ایک فریضہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے۔ اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرض قرار دیں یا اس کا حکم دیں تو اس کا حکم بھی ویسا ہی ہے جیسے اللہ تعالی نے فرض کیا ہو یا حکم دیا ہو۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا﴾

(جو کوئی رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی اطاعت کرے گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جو منہ پھیر لے تو ہم نے آپ کو کچھ ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا[64]

المراجع والمصادر: مجموعہ فتاوی العلامۃ ابن باز، مجموعہ فتاوی العلامۃ ابن عثیمین۔ مجموعہ فتاوی اللجنۃ الدائمۃ۔

جمع وترتیب: محمد قاسم

---

62 اللجنۃ الدائمۃ(9/386)

63 الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ۔

64 (النساء:80)